مدینۃ المسیح

(۱) حضرت فضل عمر خدا کے فضل سے بہمہ وجوہ خیر و عافیت سے ہیں۔ حضور نے ہفتہ عصر کے بعد قرآن مجید کا دور ختم کیا۔ جو حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ سورۂ النجم تک پڑھا کر فوت ہوئے۔ ختم ہونے پر پروفیسر عبداللہ صاحب نے پھولوں کا ہار پیش کیا جس سے بنت الرسول امۃ الحفیظ کا خواب پورا ہوا۔ جو یہ ہے کہ بھائی تخت پر بیٹھے ہیں اور پروفیسر ہار پہنا رہا ہے۔ پھر حاضرین میں پروفیسر نے حلوا تقسیم کیا (۲) نبی زادہ میرزا بشیر احمد صاحب بی۔ اے کے امتحان میں پاس ہوئے۔ مبارک صد مبارک۔ اللہ تعالیٰ مسیح محمدی کے بیٹے کی انگریزی دانی مسیح ناصری کی بگڑی ہوئی امت کی اصلاح میں مفید و نافع بنائے اور احمد رسول کی درماندہ قوم کے لئے آپ کا وجود باجود قمر الانبیاء ثابت ہو۔ آپ اپنی تعلیم کو جاری رکھنا چاہتے ہو (۳) نبی زادہ میرزا شریف احمد صاحب سرینگر پہنچ چکے ہونگے (۴) پہلا روزہ اتوار کو ہوا۔ مسجد مبارک میں دو نبجے قاری غلام یٰسین صاحب اور مسجد جامع میں صوفی تصور حسین صاحب بعد از عشاء و مسجد نور میں حافظ سلطان حامد صاحب مخدوم پور (ملتان) قرآن مجید سنانے ہیں (۵) حافظ محمد جمال صاحب صاحب الحکم فیروزپور گئے ہیں (۶) حافظ روشن علی صاحب و مبلغ احمد بخش صاحب قادیان آ گئے (۷) ۲۶ جولائی کو صدر انجمن کا اجلاس ہوا (۸) ڈاک کا یکہ آجکل گیارہ بارہ بجے پہنچتا ہے (۹) ماسٹر عبدالرحمان صاحب بی۔ اے میں اور عبداللہ خان اور حاکم الدین ایف۔ اے میں پاس ہو گئے۔ مبارک کریں۔

تازہ خبریں

بلغراد ۲۴ جولائی۔ آسٹریا ہنگری نے جو نوٹ سرویا کے حوالہ کیا ہے اس میں ہمہ گیر سروی تحریک کو دبانے اور قتل سراجیوو میں اہانت کرنیوالوں کی سزادہی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اخیر میں لکھا ہے کہ اس نوٹ کا جواب ہفتہ کی شام کے چھ بجے تک حوالہ کر دیا جاوے۔

وی آنا ۲۴ جولائی۔ سرویا کو کسی قسم کے نامہ و پیام یا گفت و شنید کی اجازت نہ دیجائے گی اور دوسری سلطنتوں کو بھی مداخلت کا موقعہ نہ دیا جائیگا۔ اگر سرویا نے نفی میں جواب دیا تو آسٹریا کے مطالبات تسلیم کرانے کے لئے فوجی کارروائی کی جاویگی۔

لنڈن ۲۳ جولائی۔ البانوی حقوق طلبوں نے ایک چٹھی لکھ کر دول سے پرنس ولیم کی معزولی کا مطالبہ کیا ہے ورنہ وہ دروازہ کو تباہ کر دینے کی دھمکی دے رہے ہیں اور کہتے ہیں اگر جنگی جہازوں نے گولہ باری کی تو ہم باشندوں کو زندہ نہ چھوڑینگے۔

ڈرزو ۲۴ جولائی۔ دول نے فیصلہ کیا ہے کہ باغیوں کے مطالبہ کا کچھ جواب دیا جائے جنھوں نے پرنس کی توہین کی ہے۔ اور جو ڈرزو کو میدان جنگ بنانے کی دھمکی دیتے ہیں۔

ہز میجسٹی امیر نے حکم دیا ہے کہ ہر تمام مسافروں کمیلیو جو افغانستان

(باہتمام منشی غلام رسول صاحب مینجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کیلئے شایع ہوا)

الاخبار و الآراء

پٹیالہ کے ماخوذ آریہ

آریوں نے شور مچا دیا تھا کہ لالہ رونق رام و مہاشہ بشمبر دت سے حوالات میں بدسلوکی ہوتی ہے۔ اب لالہ روشن لال بیرسٹر نے برنالہ میں جا کر ان سے ملاقات کی۔ مہاشہ بشمبر دت نے کہا کہ مجھے ہر روز نہلایا جاتا ہے۔ کھانا جو بازار سے میرے لئے آتا ہے وہ بھی معقول ہوتا ہے۔ مجھے کھانے پینے کی کوئی تکلیف نہیں اور میرے ساتھ کوئی بدسلوکی نہیں کی جاتی۔ لالہ رونق رام نے کہا کہ کھانا لالہ پرتھوی چند وکیل کے مکان سے دونوں وقت آتا ہے۔ نہانے کے سوا کوئی خاص تکلیف قابل ذکر نہیں۔ مقدمہ مولوی فضل متین صاحب ناظم برنالہ کی عدالت میں شروع ہے۔

لائنوں کا نقصان بارش سے

چھاؤنی ستواری اور توی کے درمیان جو حصہ لائن بہ گیا تھا وہ مرمت ہو گیا۔

بھوپال اور بنیا کے مابین سوجنہ کے قریب بمبئی والی لائن بہ گئی ہے جس کی وجہ سے گاڑیاں دیر سے آتی ہیں۔

امرتسر لودہراں والی لائن جوپہ اور جیلیا کے درمیان بہ گئی۔ سیلابوں کے زور سے کاروبار بند ہو گیا ہے۔ جب تک درست نہ ہو آمد و رفت دوسرے راستہ سے ہوگی ؂

بمبئی مدراس اور کلکتہ وغیرہ کی ڈاکیں خلاف معمول بہت دیر کے بعد لاہور پہنچیں جس کی وجہ کثرت باران ہے ؂

مقدمہ بیگار

تحصیلدار کانگڑہ نے دو سپاہیوں کو حکم دیا کہ افسر بندوبست کا اسباب ڈھونے کے لئے بار برداری کا انتظام کریں۔ چنانچہ وہ گئے اور نو اونٹ پکڑ لائے جو اناج لیجانے کے لئے پہلے ہی سے کرایہ پر تھے جب اونٹوں والوں نے جانے سے انکار کیا تو تحصیلدار نے اُنپر مقدمہ قائم کر کے سزا دی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے انکی اپیل کو خارج کر دیا مگر اپیل چیفکورٹ میں آئی جسٹس اگینو صاحب نے اپیل قبول کیا اور یہ رائے دی۔ کہ از روئے قانون کوئی افسر مال اپنا اسباب ڈھونے کے لئے رعایا کو بار برداری کے جانور نہیں پکڑ سکتا۔ حکام رعایا سے بار برداری کے جانور بہم پہنچائے جانے کا کوئی استحقاق نہیں رکھتے۔ اگر مالک انکار کریں تو وہ کسی جرم کے مرتکب نہیں ہوتے

ولایتی ڈاک میں گڑبڑ

پی۔ او کمپنی کا سالسٹ جہاز ہندوستان سے ولایت کو ڈاک لے جانیوالا تھا مگر اس کی مشین بگڑ جانے کی وجہ سے کمپنی نے منگولیا نامی جہاز کو کولمبو سے بلا کر تیار کیا یہ جہاز اتوار کی صبح کو روانہ ہونیوالا تھا کہ جہاز کے تمام خلاصیوں نے سٹرائک کر دی وہ پانچ سال کے پابند معاہدہ تھے۔ وطن میں پہنچتے ہی رخصت کے طلبگار ہیں۔ اسلئے ڈاک رک گئی ؂

السٹر کی مشکل

السٹر کی مشکل دن بدن پیچیدہ ہو رہی ہے اب تو یہاں تک حالت پہنچ چکی ہے بادشاہ کو باہمی صلح کی کوشش کرنی پڑی ہے انکے ایماء سے اسوقت ایک کانفرنس زیر صدارت سپیکر پارلیمنٹ بیٹھی ہوئی ہے۔ جس میں مسٹر ایسکوتھ و مسٹر لائڈ جارج۔ سر ایڈورڈ کارسن و مسٹر کریگ مسٹر ایڈمنڈ و مسٹر ولن۔ لارڈ لینسڈون و مسٹر بولانر۔ آٹھ مدبر شامل ہیں اس کانفرنس کا اجلاس تین دن ہوا۔ ابھی تک یہ کہنا مشکل ہے کہ انجام کیا ہو گا۔ ایک خیال یہ ہے کہ اگر راضی نامہ نہ ہو۔ تو گورنمنٹ اس ترمیم کو ہوس آف کامنس کے سامنے پیش کر دیگی جو ہوس آف لارڈس نے رد کر دی ہے دوسرا خیال یہ ہے کہ اب پارلیمنٹ کا انتخاب نیا ہو گا۔ کانفرنس کو افتتاح کرتے ہوئے بادشاہ نے بھی ایک تقریر کی تھی۔ جس پر انگلستان کے اخبارات میں بہت کچھ لے دے ہو رہی ہے۔

ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا۔

حاجی عبد الرحمان بریلی کے نواسی ہیں پچیس سال کے بعد بریلی واپس آئے ہیں اس عرصہ میں آپنے دنیا بھر کے مختلف ممالک کی سیر کی ہے۔ آپ گھر سے صرف دو پیسے پاکٹ میں ڈال کر نکلے تھے۔ پیسہ کے بغیر ۲۵ سال تک سفر کرتے رہنا قابل قدر ہمت ہے۔

دیوانی اپیلوں کی سماعت

گورنمنٹ پنجاب کی منظوری سے چیف کورٹ نے قرار دیا ہے کہ اضلاع شملہ۔ رہتک۔ گوڑگاؤں۔ کانگڑہ۔ کلو۔ منٹگمری۔ گجرات۔ جھنگ اور مظفر گڑھ کی دیوانی حدود کے اندر ڈسٹرکٹ کورٹ میں جو اپیلیں منصفوں کے ان فیصلوں کی دائر ہیں جو معاملات خفیفہ کے متعلق ہیں اور ۵۰۰ روپیہ سے زیادہ کی نہیں ہیں انکی سماعت یکم اگست آیندہ سے ان اضلاع کے سب جج درجہ اول کرینگے اور ایسے سب ججوں کی عدالت مذکورہ بالا قسم کی تمام اپیلوں کی اغراض کے لئے ڈسٹرکٹ کورٹ سمجھی جائیں گی ؂

آریہ سماج کی تیس سالہ ترقی کا خاکہ

۱۸۹۷ء تک آریہ سماجوں کی تعداد ۳۰۰ سے ۰۰ ... گئی اور صرف یو۔ پی کے اندر ۵۳ پاٹھشالائیں پانچ گوروکل اور تین چار یتیم خانے جاری ہو گئے۔ پنجاب کے قریباً ایک ہزار آریہ سماجیں ہیں۔ پاٹھ شالاؤں کی تعداد ۰۰ ۴ تک جا پہنچی ہے۔ ہندوستان میں آریہ مڈل و ہائی سکول ۶۰ سے کم نہیں۔ جن میں ۵ ۴ ہزار سے زیادہ ودیارتھی تعلیم پا رہے ہیں۔ انکے علاوہ ایک عالی شان کالج ہے۔ اور یتیم خانوں کی تعداد اب ایک درجن سے زیادہ ہو گئی ہے۔ اپدیشکوں۔ پرچارکوں۔ سنیاسیوں اور آنریری لیکچراروں کی تعداد بھی دوسو سے کم نہیں ہے اور آریہ سماجیوں کی تعداد قریباً پونے تین لاکھ ہے

ترکی حکومت سے اسلامی حکومت

مشرق لکھتا ہے۔ اس کی بہت شکایت ہم لوگوں کو ہے کہ ترکی جو ایک اسلامی سلطنت ہے اور جس کو مسلمان خلافت اسلامیہ کہتے ہیں وہاں شراب اور تمام مسکرات فروخت ہوتے ہیں وہاں حد شرع نہیں ہے۔ وہاں سود خواری کا رواج ہے وہاں احکام شرع کے مطابق عدالتیں نہیں قائم ہیں۔ وہاں ڈاڑھیاں منڈوانا اور مثل اہل یورپ کے طرز معاشرت رکھنا معیار سیات قرار دیا گیا ہے پس لازم ہے کہ شیخ الاسلام کے اختیارات شرعی عمل میں لائے جائیں اور بالکل اسلامی سلطنت بنا دیجائے۔ ایک انچہ بھی قانون اسلامی سے تجاوز نکیا جاوے ؂

گولکنڈہ بالاحصار

مسجد کی پشت پر کچھ دور ہٹ کر بالاحصار پر ایک دیول بھی موجود ہے جسمیں بت پر سیندور اور تیل چپڑا ہوا دیکھ کر عالمگیر کی بے تعصبی پر نظر گئی۔ ہماری نظر اس میدان میں گئی جہاں عالمگیر کی فوجیں پڑی ہوتی تھیں اور بالاحصار سے گولے برسائے جا رہے تھے کوئی روک اس لق و دق میدان میں نہ تھی یہاں تک کہ خطیب خطبہ پڑھنے کھڑا ہوا۔ گولا کھا کر گر پڑا دوسرا کھڑا ہوا وہ گر گیا۔ تیسرا ممبر پر آیا وہ بھی گرا دیا گیا۔ اس وقت حضرت عالمگیر کو طیش آگیا اور خود خطبہ ہاتھ میں لیا اور ممبر پر کھڑے ہو گئے اور جو گولا آتا ہے وہ دائیں بائیں نکل جاتا ہے۔ گولنداز نے حضرت تانا شاہ سے عرض کی کہ جہاں پناہ اب جو خطیب ہے۔ اسپر گولہ اثر نہیں کرتا۔ بادشاہ نے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ خود عالمگیر ممبر پر آگیا ہے ؂

جہلم کے مہمانوں کیلئے

جو احمدی بھائی کسی ضرورت کے لئے جہلم اتریں وہ مسجد قصاباں میں نہ جایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
الفضل
قادیان ۲۸ ۔ جولائی ۱۹۱۴ء
ف ض

ولیعہد آسٹریا اور اُسکی بیوی کا قتل

شہنشاہ آسٹریا کی تلخ زندگی

آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم کی معجزانہ حفاظت

ولیعہد آسٹریا اور اس کی بیگم کے قتل کی خبریں مجملاً ریوٹر کی تاروں سے نقل کی جاچکی ہیں۔ اس ہفتہ کی ڈاک میں ان کی تفصیل بھی آگئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ قتل ایک گہری سازش کا نتیجہ ہے ؂

ولیعہد آسٹریا آرچ ڈیوک فرانس فرڈیننڈ اور اُن کی بیگم ڈچس آف ہنبرگ الڈذی سے ہوتے ہوئے ساڑھے نو بجے سراجیوا پہنچے۔ جو بوسینیا کا دارالخلافہ ہے۔ اور ایک چھوٹا سا شہر ہے جسکی آبادی قریباً باون ہزار ہے۔ اور تمباکو۔ پیتل۔ تانبے۔ لوہے کے کام برتنوں اور ریشم کے لئے مشہور ہے۔ بوسینیا اور ہرزیگوڈینا دو صوبے ہیں۔ جو ۱۹۰۸ء میں آسٹریا نے ترکوں سے چھین لئے تھے شہزادہ کی آمد محض فوجی معائنہ کے لئے تھی۔ اور سول حکام کو باقاعدہ اطلاع بھی نہیں دیگئی تھی۔ لیکن شہر کے باشندوں نے شہزادہ کے لئے ایک ایڈریس تیار کر رکھا تھا۔ اور تجویز تھی۔ کہ ٹاؤن ہال میں شہر کا میئر اسے پڑھ کر سنائے۔ فوج کے معائنہ کے بعد پرنس ٹاؤن ہال کی طرف چلے۔ اور باوجود اس کے کہ ان کو مشورہ دیا گیا تھا۔ کہ وہ شہر میں نہ جائیں۔ انھوں نے باشندگان کی خوشی کو پورا کرنے کے لئے ٹاؤن ہال کا ایڈریس لینے کے بغیر لوٹنا پسند نہ کیا۔ اور اسطرف روانہ ہوگئے۔ جبکہ بازار میں سے گاڑی گذر رہی تھی۔ تو کاؤنٹ بوس والڈک کے بیان کے مطابق شہزادہ کی گاڑی کے کھلے ہوئے پردہ پر ایک پیکٹ آکر گرا۔ جسے شہزادہ نے نہائت دلیری سے اٹھا کر نیچے پھینکدیا۔ شہزادہ کی گاڑی کے دوسرے نمبر پر کاؤنٹ کی گاڑی تھی۔ جس کے پاس گر کر وہ پیکٹ پھٹا۔ اور کیلوں اور لوہے کے ٹکڑوں کی بارش ہوگئی۔ کاؤنٹ کو تعجب ہے کہ ہم لوگ جو گاڑی میں تھے بچ کیونکر گئے۔ کیونکہ گاڑی کے تختے چھد کر چھلنی ہوگئے تھے ؂

کاؤنٹ سے اب پھر درخواست کیگئی۔ کہ وہ واپس لوٹ جائیں۔ لیکن انھوں نے انکار کردیا۔ اور تھوڑی ہی دیر میں ان کی گاڑی ٹاؤن ہال کی طرف بڑھی۔ جہاں شہر کے عمائد جمع تھے اور عام لوگوں کا بھی بہت بڑا ہجوم تھا۔ جو اس حادثہ سے بالکل ناواقف تھے۔ جب میئر نے ایڈریس پڑھنے کا ارادہ کیا۔ تو شہزادہ نے اسے کہا کہ "تمہاری ان تقریروں کا کیا فائدہ! میں سیراجیوا کے دیکھنے کے لئے آیا ہوں اور مجھ پر بمب پھینکے جاتے ہیں یہ نہائت مکروہ بات ہے"۔ بہرحال میئر نے ایڈریس پڑھا۔ اور چونکہ اسکو قبل از وقت اس واقعہ کی اطلاع نہ ملی تھی۔ اس لئے ایڈریس میں اس واقعہ کا وہ ذکر نہ کرسکا۔ شہزادہ نے ایڈریس کے بعد آگے جانا چاہا۔ لیکن ان سے درخواست کی گئی۔ کہ اب بھی وہ واپس لوٹ چلیں۔ مگر انھوں نے انکار کردیا۔ اور کہا کہ جبتک میں کرنل مرزلی کو (جو پہلے بمب سے زخمی ہوکر ہسپتال میں بھیجے گئے تھے) نہ دیکھ لوں۔ واپس نہیں جا سکتا۔ اور شفاخانہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ جب گاڑی اپیل کوے میں پہنچی۔ تو ایک شخص نے ایک بمب پھینکا۔ مگر وہ پھٹا نہیں۔ اپنے حملہ میں ناکامی دیکھ کر اس شخص نے پستول کے متواتر وار کرنے شروع کئے۔ پہلی گولی شہزادہ کی گردن میں لگی دوسری لاتوں میں تیسری انکی بیگم کے پیٹ میں لگی۔ شہزادہ پہلی گولی کے لگتے ہی گرا۔ اور ان کی بیگم ان سے چمٹ گئی۔ اور اس طرح خود بھی زخمی ہوئی۔ قاتل پکڑا لیا گیا۔ اور شہزادہ اور ان کی بیگم کو فوراً جنرل پوٹیورک کے سرکاری مکان میں پہنچا دیا گیا۔ جہاں تھوڑی دیر میں پہلے شہزادی اور پھر شہزادہ فوت ہوگئے شہزادہ کے آخری الفاظ یہ تھے۔ جو انھوں نے بیگم سے مخاطب ہوکر کہے "ورسو تیا بچوں کی حفاظت کے لئے زندہ رہو"۔ مگر یہ درخواست اس سے کی گئی تھی۔ جو اُسے پورا نہ کرسکتی تھی۔ بلکہ جس کے لئے اس بادشاہوں کے بادشاہ نے جس کے ہاتھ میں سب شہنشاہوں اور فقیروں کی جان ہے۔ فیصلہ کردیا تھا۔ کہ وہ شہزادہ سے بھی چند منٹ پہلے اس دار فانی سے جدا ہوگی ؂

پہلا بمب پھینکنے والا بھی اور قاتل بھی دونوں گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ جس نے پہلے بمب پھینکا تھا۔ اسکا نام نیڈ جیلیکو کیبر نیوو چ ہے۔ اور بیس سال کا نوجوان پرنٹر ہے۔ ہرزی گوڈینا کا رہنے والا اور مذہباً سرویہ کے ارتھوڈکس چرچ میں شامل ہے ؂

دوسرا شخص جس نے بمب پھینکنے کے علاوہ پستول سے شہزادہ اور شہزادی کو قتل کردیا۔ اسکا نام گیوریلو پرنسپ ہے۔ بوسینیا کے ہائی سکول کا طالب علم ہے اور یہ بھی مذہباً سرویہ کے ارتھوڈکس چرچ میں شامل ہے۔ اس نے بیان دیا ہے۔ کہ میرے ساتھ اس تجویز میں کوئی شامل نہیں۔ میں انارکسٹ کتابیں پڑھکر اسی نتیجہ پر پہنچا تھا۔ کہ دنیا میں کسی بڑے آدمی کے قتل کرنے سے اعلیٰ کوئی کام نہیں جب شہزادہ کی آمد کی خبر میں نے بلگریڈ (پایۂ تخت سرویہ) میں سُنی تو ایک افسر سے ریوالور اور کارتوس لیکر ادہر روانہ ہوگیا۔ اُس نے بیان کے آخر میں یہ بھی کہا۔ کہ "خدا کا شکر ہے کہ میری تجویز پوری ہوئی۔ مجھے ڈچس کے قتل کا افسوس ہے مگر میں اس میں مجبور تھا"؂

شہزادہ کے ساتھ موٹر میں جنرل پوٹیورک گورنر صوبہ بھی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بالکل بچ گیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ جسے بچانا چاہے۔ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اگر بمب پھٹتا۔ تو ضرور اور جانوں کا نقصان ہوتا۔ لیکن منشاء الٰہی یہی تھا۔ کہ صرف شہزادہ اور اُس کی بیگم اس حملہ کا شکار ہوں۔ پس بمب کے دونوں حملے ناکام رہے۔ اور پستول اپنا کام کرگیا ؂

ہمیں اس سے یہ بھی سبق ملتا ہے۔ کہ چاہ کندہ را چاہ درپیش ولیعہد آسٹریا ہی تھا۔ جس کے ایما اور اشارہ سے بوسینیا اور ہرزگوڈینا کے صوبے غریب ترکوں سے چھینے گئے تھے۔ اور وہی آج ۶ سال بعد اپنے ہم مذہبوں کے ہاتھوں اسطرح انہی صوبوں کے دارالخلافہ میں اپنی بیگم سمیت مارا گیا۔ شہزادہ کا قتل بلحاظ ایک قتل کے بھی نہائت خطرناک خبر ہے۔ لیکن اسکا افسوس اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ جب یہ دیکھا جائے۔ کہ آسٹریا کے بوڑھے بادشاہ کے لئے یہ کیسی خطرناک ضرب ہے۔ شہزادہ کے قتل کی خبر جس وقت شہنشاہ آسٹریا کو پہنچی۔ تو ان کو سخت صدمہ ہُوا شہنشاہ آسٹریا کی زندگی تلخیوں اور غموں سے پُر ہے۔ اور اپنی جوانی کے دنوں سے وہ خطرناک مصائب برداشت کرتے چلے آئے ہیں علاوہ ان مشکلات کے جو ان کو تخت حکومت پر بیٹھتے ہی پیش آئیں۔ پرشیا سے جنگ ہوئی۔ ہنگری نے بغاوت کی۔ اٹلی اور فرانس سے مقابلہ ہُوا۔ اور بہت سے ممالک ہاتھ سے چلے گئے۔ آپ کا بھائی مکسیملین جسے میکسیکو کے تخت قبول کرنے کی دعوت دیگئی تھی۔ نہائت سختی سے ہلاک کیا گیا۔ کیونکہ جب وہ میکسیکو کے تخت پر متمکن ہونے کے لئے ملک میں داخل ہُوا۔ تو اسے معلوم ہُوا۔ کہ ایسے ملک کے اکثر حصہ کی رائے سے مدعو نہیں کیا گیا۔ بلکہ ملک کا اکثر حصہ اس کے خلاف ہے لیکن اس نے بہادرانہ طور سے اپنے بلانیوالوں کو اس خطرناک جوش کیوقت جو ان کے خلاف ملک میں پھوٹ پڑا تھا چھوڑنے سے انکار کردیا۔ اور آخر جوارز کے ہاتھوں گرفتار ہُوا۔ اور سختی سے قتل کیا گیا۔ حتیٰ کہ اُس کے قاتلوں نے اُس کی لاش کو بھی اسوقت تک دینے سے انکار کردیا۔ جبتک کہ مختلف حکومتوں کی طرف سے زور نہ دیا گیا۔ مکسیملین کی بیوی جو یورپ کی حکومتوں سے مدد طلب کرنے کی بیفائدہ کوشش میں مصروف تھی۔

اس صدمہ سے پاگل ہوگئی۔ اپنے بھائی اور بھاوج کے اس صدمہ کے علاوہ شہنشاہ کا اکلوتا بیٹا ۱۸۸۹ء میں خودکشی کرکے مرگیا۔ اور آجتک دریافت نہیں ہوسکا۔ کہ اس نے کیوں خودکشی کی۔ اسی پر بس نہیں ہوئی۔ ۱۹۰۸ء میں جبکہ شہنشاہ آسٹریا اپنی جوبلی کی تیاریوں میں مصروف تھا۔ اور اس شاندار تقریب میں صرف چند ماہ باقی تھے۔ دس ستمبر کو جنوا کے ایک تار کے ذریعہ سے اس بوڑھے بادشاہ کو اطلاع دی گئی۔ کہ اس کی بیوی ایک انارکسٹ کے ہاتھوں قتل کی گئی ہے اس انارکسٹ نے بتلایا کہ میں نے بیگم کے قتل کا کوئی ارادہ نہ کیا تھا ہاں انارکسٹانہ خیالات کی وجہ سے میرا دل کسی بڑے آدمی کے مارنے کو چاہتا تھا۔ اور یہ صرف اتفاق تھا۔ کہ بیگم پر وار کرنے کا مجھے موقعہ ملا۔ اور میں نے اس کو قتل کردیا۔ جب بادشاہ کو یہ خبر پہنچی۔ تو اس کے منہ سے بے اختیار یہ الفاظ نکل گئے۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ میرے لئے کوئی دکھ باقی نہیں رکھا گیا۔ لیکن ابھی بادشاہ کو معلوم نہ تھا۔ کہ شہنشاہ حقیقی کی بے انتہا مصالح کے ماتحت اس کے اس انتہائی مایوسی کے ظاہر کرنے والے فقرہ کی ابھی اور تصدیق ہونی باقی ہے۔ اور اس کی عمر کی آخری منزل میں اسے ایک اور ٹھوکر لگنے والی ہے۔ چنانچہ جیسا کہ لکھا جا چکا ہے۔ اب جب کہ شہنشاہ آسٹریا ایک سخت بیماری کے حملہ سے اٹھا ہی تھا۔ اور صحت ابھی پوری طرح بحال نہ ہوئی تھی۔ اور جبکہ وہ اپنی عمر کے چوراسیویں سال میں سے گذر رہا تھا۔ اسکا ولیعہد اور بھتیجا اپنی بیگم سمیت اس بے دردی کیساتھ قتل کردیا گیا +

چونکہ اس قتل کی تہ میں سرویہ کی سازش معلوم ہوتی ہے جیسا کہ آسٹرین اور جرمن اخبارات بڑے زور سے لکھ رہے ہیں۔ اس لئے ایک خطرناک جنگ کا خطرہ ہے۔ جو نہ معلوم کس کس طاقت کو اپنی لپیٹ میں لا دیگی۔ بعض نیم سرکاری جرمن اخبارات صاف طور پر لکھ رہے ہیں۔ کہ اگر سرجیوا کا قتل سربی سازش کا نتیجہ ثابت ہوا۔ تو اگر کل یوروپ آسٹریا کے جائز مطالبات پورا کرنے میں مانع ہوا تب بھی جرمنی آسٹریا کے ساتھ ہوگی۔ اور اخبارات بڑے زور سے اپنی گورنمنٹوں کو اکسا رہے ہیں۔ کہ یہ موقعہ ہے۔ کہ جرمن قوم سے جو ناانصافیاں کی گئی ہیں۔ ان کا بدلہ لیا جاوے۔ لیکن ذمہ دار حکام آہستگی سے سب کام کر رہے ہیں۔ سرویہ کی سرحد پر آسٹرین فوج خاموشی کے ساتھ جمع ہو رہی ہے۔ اور آسٹرین وزیر نے پارلیمنٹ میں صاف کہدیا ہے۔ کہ جو قوم امن قائم رکھنے کے لئے جنگ کو بھی ایک آخری ذریعہ خیال نہیں کرتی۔ وہ حکومتوں میں شامل کئے جانے کے قابل نہیں +

ہم شہزادہ آسٹریا کے اس بے دردانہ قتل کو نہایت افسوس کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ اور ہر ایک شخص کو آسٹرین حکومت سے اس معاملہ میں ہمدردی ہونی چاہیئے۔ مگر ہمیں اس قتل میں بھی اسلام کی صداقت کی ایک زبردست شہادت ملتی ہے جس کے بیان کئے بغیر ہم نہیں رہ سکتے +

اس زمانہ میں پولیس اور فوج کے انتظام میں جو ترقی ہوئی ہے۔ وہ واقف کار لوگوں سے پوشیدہ نہیں۔ اور اس وقت بادشاہوں کی جانوں کی حفاظت کے لئے جو سامان کئے جاتے ہیں۔ وہ بھی کوئی چھپی ہوئی بات نہیں۔ پھر بھی ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بادشاہ اس بدنام کنندہ نوع انسان سوسائیٹی یعنی انارکسٹ سوسائیٹی کے ممبروں کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ اور جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ ان قاتلوں کو ان بادشاہوں سے بغض کی کوئی ایسی وجہ نہیں۔ جو ان کو جنون کے انتہائی درجہ تک پہنچادے تو ہمیں اسلام کی سچائی پر اور بھی یقین پیدا ہوتا ہے کیونکہ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس ملک میں پیدا ہوئے۔ اور جہاں آپ نے اپنی عمر کا اکثر حصہ گذارا۔ وہاں قتل انسانی کوئی بڑی بات نہ خیال کی جاتی تھی۔ اور ایسے واقعات اکثر پائے جاتے ہیں۔ کہ ایک آدمی نے اپنے یا اپنے کسی مہمان کے کسی جانور کے دکھ دیئے جانے پر ضرر رساں انسان یا اس کے خاندان کے ایک یا بعض انسانوں کو قتل کردیا۔ پس اس ملک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوئے نبوت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعلان کرنا اور کل عرب کے دین کو لغو اور خلاف عقل قرار دینا اور اس قدر مذہبی عداوت بھڑکا کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اعلان کرنا۔ کہ واللہ یعصمک من الناس اللہ تعالیٰ تجھے لوگوں کے حملے سے بچائیگا۔ کیا عظیم الشان دعویٰ تھا۔ جبکہ آپ کی مخالفت اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ خود اہل کتاب جو ایک شریعت کے ماتحت تھے۔ آپکے بغض سے یہ فتویٰ دینے لگے تھے۔ کہ لیس علینا فی الامیین سبیل۔ کہ ان امیوں کے معاملہ میں تم جو کچھ بھی کرگزرو۔ تمکو کوئی گناہ نہ ہوگا۔ تو ان لوگوں کی عداوت کا اندازہ لگانا بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ جو کسی شریعت کے ماتحت نہ تھے۔ کسی قانون کے ماننے والے نہ تھے۔ کسی خوف ان کے دل میں نہ تھا۔ قتل و غارت ان کا روزمرہ کا مشغلہ تھا۔ مرنے اور مارنے کی کوئی حقیقت نہ خیال کرتے تھے۔ پھر اس دعویٰ کو سنکر ان لوگوں کے دل میں جو کچھ بھی جوش اٹھتے ہونگے۔ ان کو ہم اپنے وہم و گمان میں بھی نہیں لاسکتے۔ مگر پھر کیا بات تھی۔ کہ باوجود اس کے کہ آپ

روزانہ ان کے مذہبی جذبات کو بھڑکاتے پھر ساتھ دعویٰ کرتے۔ کہ تمہاری کوئی تدبیر مجھ پر اثر نہیں کرسکتی۔ اور پھر بغیر کسی پہرہ۔ بغیر کسی فوج بغیر کسی نگران کے رات اور دن ایسے خطرناک دشمنوں میں پھرتے تھے۔ مگر کوئی دشمن کی تلوار کسی معاند کا حملہ کسی مخالف کی چھری آپ پر اثر نہیں کرتی تھی۔ اور آپ ہر طرح محفوظ و مصئون رہتے ہیں۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ کسی انسانی حفاظت کا نتیجہ تھا۔ کیا کوئی یہ ثابت کرسکتا ہے۔ کہ آپکے ساتھ کوئی پہرہ ہوتا تھا۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے۔ کہ آپ گاڑیوں اور موٹروں میں بیٹھ کر نکلتے تھے۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ پھر کون تھا۔ جو آپ کو بچاتا تھا۔ کیا خدا تعالیٰ کے سوا کوئی اور بھی اس قسم کی حفاظت کرسکتا تھا۔ نادان دشمن اور کمینہ طعنہ زن خدارا اس بات پر غور کرے اور انصاف سے کام لیکر بتلائے۔ کہ یہ بات کیا تھی۔ کیا یہ کسی انسانی تدبیر کا نتیجہ ہوسکتا ہے +

شائد کوئی سمجھے کہ آپ پر کوئی حملہ ہوا ہی نہیں۔ اگر کسی مخالف کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا۔ تو وہ بڑی آسانی سے آپکا کام تمام کردیتا۔ مگر نہیں ایسا نہیں۔ بادشاہوں سے لیکر جنگلی بدووں تک نے آپ پر حملہ کیا۔ جری سپاہی سے لیکر بزدل عورت تک نے آپ کی جان لینی چاہی۔ تلوار پتھر زہر۔ غرض کہ ظاہرہ و پوشیدہ ہتھیاروں سے آپ کو مٹانا چاہا۔ لیکن جسے خدا رکھتا ہے۔ اسے کون مٹا سکتا ہے۔ جو گھر پر قتل کرنے کے لئے آتے ہیں۔ ننگی تلوار ہاتھ میں ہے۔ دل میں پختہ عہد ہے۔ کہ مار کر ہی واپس آؤنگا۔ مگر بجائے آپ کو مارنے کے اپنے نفس کو قتل کرکے لا الہ الا اللہ کی آواز سے وادی مکہ کو گونجا دیتے ہیں۔ کیا یہ کسی انسان کا کام تھا؟ کسریٰ کے سپاہی آپ کے قتل کے لئے آتے ہیں۔ مگر اسی رات آپکے خبر دینے کے مطابق ایران میں بیٹا باپ کو قتل کرکے اس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کا فیصلہ کردیتا ہے۔ یہودیہ عورت زہر دیتی ہے۔ مگر ناکام رہتی ہے۔ بنو النضیر پتھر پھینک کر مارنا چاہتے ہیں۔ مگر خود پکڑے جاتے ہیں۔ بدوی سپاہی تلوار کھینچکر حملہ کرتا ہے مگر ہاتھ سے تلوار گر جاتی ہے۔ غزوۂ تبوک میں کچھ لوگ پوشیدہ حملہ کرتے ہیں۔ مگر ایسے بھاگتے ہیں کہ رستہ نہیں ملتا۔ اور یہ سب کچھ اس انسان کے ساتھ ہوتا ہے جو تن تنہا دشمن کے گھر پہنچ جاتا ہے۔ اور اسکے ساتھ کوئی پہرہ یا حفاظت نہیں۔ کیا یہ تائید الٰہی نہیں تھی؟

ابوجہل جو راس المخالفین تھا اور لوگوں کو قتل پر اکساتا تہا۔ ایک شخص کا حق مار لیتا ہے اور وہ آپکے پاس فریاد کرتا ہے۔ اور آپ اس جانی دشمن کے گھر اس کا حق دلوانے کے لئے تن تنہا پہنچتے ہیں۔ وہ جو لوگوں کو آپکے قتل نہ کرنے پر ملامت کرتا تہا۔ موقعہ پاتا ہے مگر بجائے اس سے فائدہ اٹھانے کے خاموش اپنے گھر میں جا کر حقدار کا حق لا کر دیدیتا ہے۔ اور جب دوست طعنہ کرتے ہیں۔ تو یہ جواب دیتا ہے۔ کہ تمکو کیا معلوم ہے۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چہرہ پر وہ جلال تھا۔ کہ میری آنکھیں اونچی نہیں ہوتی تھیں۔ اور مجھے یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ اگر میں مقابلہ میں بولا تو کوئی آسمانی طاقت میری گردن اڑا دیگی۔ کیا یہ ثبوت آپکی سچائی کے لئے کافی نہیں کیا کسی شریف انسان کے لئے اس سے بڑھ کر ثبوتوں کی ضرورت ہے ؟ +

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ ۲۹۔ سورۃ المزّمّل بقیہ رکوع دوم

(گذشتہ سے پیوستہ)

وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ

اور جو کچھ تم اپنی جانوں کے لئے بھلائی سے آگے بھیجو گے۔ اسے اللہ تعالیٰ کے پاس پاؤ گے وہ بہت بہتر ہوگا۔ اور وہ بڑے ثواب والا اور بڑے اجر والا ہوگا۔

وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ

فرمایا۔ کہ پھر اس کے بعد اس بات کو مدنظر رکھنا کہ جو نیکی کا کام کرو۔ اس کے بعد اس پر فخر نہ کرنا یہ سب کچھ جو تم کو حکم دیا گیا ہے کرو مگر یہ نہ کہنا کہ ہم بڑے آدمی ہیں۔ ہمنے سلسلہ کی ضروریات کے لئے چندے دئے۔ دو دو ہزار روپیہ زکوٰۃ کا دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم خدمتیں کرو۔ لیکن پھر استغفار کرو۔ اور اپنی کمزوری کا بھی اعتراف کرتے رہو ؎

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؏

اگر ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری غلطیوں کو معاف کردے گا۔ کیونکہ وہ غفور و رحیم ہے

سورۃ المدّثّر رکوع اوّل

۲۱۔ مئی سنہ ۱۹۱۴ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سورہ مزمّل اور اس سورہ میں چند خاص باتوں کی طرف متوجہ فرمایا ہے۔ کبھی کوئی شخص باوجود اس بات کے جاننے کے کہ جس آدمی کو میں کام پر لگانے لگا ہوں وہ اس کام کے لائق نہیں ہے اپنے کام پر نہیں لگاتا تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب ہے۔ کسی شخص کو کام کے لئے کھڑا تو کردے لیکن وہ اس کام کا اہل نہ ہو۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو ابتدائی نبوت میں خدا تعالےٰ نے آپ کو دو سبق دئے۔ ایک کی ابتدا یاایھا المزّمّل سے اور دوسرے کی یاایھا المدّثّر سے ہوئی۔ پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بتلایا کہ اپنے اندر پاکیزگی پیدا کرنے کے کیا طریقے ہیں۔ کیونکہ جبتک کوئی خود صاف نہ ہو۔ دوسروں کو صاف نہیں کر سکتا۔

اسلئے انسان کو چاہیئے کہ سب سے پہلے اپنے نفس کی اصلاح کرے کیونکہ نصیحت اسی آدمی کی مؤثر ہو سکتی ہے جو کہ خود بھی نمونہ ہو یہ بھی ممکن ہے کہ کسی وقت کی موتھ سے نکلی ہوئی بات کسی پر اثر کر جائے۔ لیکن حقیقی فائدہ اسی وقت ہوتا ہے جب کہ واعظ خود بھی عامل ہوتا ہے تو جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ پہلا سبق پڑھا چکا تو آپ کو دوسری بات یہ فرمائی کہ اب تم سیکھ چکے ہو اسلئے جاکر دنیا کو سکھلاؤ۔ کیونکہ اب تم اس قابل ہو گئے ہو۔ کہ لوگوں کی اصلاح کر سکو ؎

انسان سورہ المزمل کے قواعد سے اپنے نفس کی اصلاح کر سکتا ہے۔ اور اس سورۃ کے قواعد پر عمل کرنے سے لوگوں کی اصلاح کر سکتا ہے۔ ان دو نو سورتوں کی ابتدا بڑے پیار سے شروع ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سکھانے والوں کا سیکھنے والوں سے بہت نیک اور پیار سے سلوک ہونا چاہیئے۔

جب کسی سے کوئی کمال پیار اور محبت رکھتا ہے۔ تو وہ اس کی کسی چیز کا نام لے کر اس کو مخاطب کرتا ہے۔ شاعر لکھا کرتے ہیں کہ او لمبی زلفوں والے یہ پیار کا کلام ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان دونوں سورتوں میں ان الفاظ میں یاد فرمانا کہ او کپڑا اوڑھنے والے کمال محبت و پیار پر دلالت کرتا ہے۔ چونکہ یہ ابتدائی کلام تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بہت پیار اور محبت سے آپ کو مخاطب فرمایا ہے ان کلمات کو سُنکر جو محبت الٰہی کا جوش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں پیدا ہوا ہوگا وہ دوسرے لوگ نہیں سمجھ سکتے ؎

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ

اے کپڑا اوڑھے ہوئے تم اب سیکھ چکے ہو۔ اے مدثر تم کو ہم نے بڑا علم سکھا دیا ہے۔

قُمْ فَاَنْذِرْ ۙ

اب تمہارا فرض ہے کہ لوگوں کو پڑھانے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ تم نے ہم سے سیکھا ہے۔ اب تم لوگوں کو سکھاؤ۔ اور ان کو ڈراؤ ؎

دثار۔ اس کپڑے کو کہتے ہیں جو اندر کے کپڑے کے اوپر پہنا جائے ؎

شعار۔ وہ کپڑا جو بدن کے ساتھ لگا ہوا ہو ؎

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۙ

دنیا میں خدا کی بڑائی کرنے والے کم ہوتے ہیں تیرا کام ہے۔ اپنے رب کی بڑائی بیان کرنا ہے ؎

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۙ

انسان کی ظاہری حالت کو دیکھ کر اس کی باطنی حالت کا پتہ لگتا ہے۔ اگر ایک آدمی سادگی کی وجہ سے تکلفات نہیں کرتا تو اور بات ہے۔ لیکن غلاظت پسند آدمی کو کوئی پسند نہیں کرتا اب اگر تعلیمیافتہ گروہ کی مجلس میں ایک شخص لمبے لمبے بال رکھے ہوئے۔ جسم پر جوئیں چلتی ہوئی۔ اور میلی کچیلی شکل بنا کر جائے۔ اور ان کو نصیحت کرنے لگے۔ تو کب کوئی

اس کی بات سُن سکتا ہے۔ وہ تو اس سے نفرت کرینگے۔ اور اپنے پاس بھی اس کو نہیں آنے دینگے۔ تو مبلغ کا یہ بھی کام ہے کہ اپنی ایسی حالت بنائے کہ لوگ اس سے گھبرائیں نہیں اور بات سن سکیں ۔

اللہ تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے کہ تم اپنے کپڑوں کو صاف رکھا کرو یا اپنے قلب اور دل کو صاف رکھا کرو۔ ثیاب۔ دل کے معنوں میں بھی محاورے کے طور پر استعمال ہوتے ہیں ۔

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝

رُجز اور رِجز ایک ہی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ یعنی عذاب کے معنوں میں۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا پر عذاب آنے والا ہے۔ تم اس سے علیحدہ رہو۔ یعنے جن لوگوں پر عذاب ثابت ہو جائے اور معلوم ہو جائے کہ وہ ضرور تباہ ہونگے۔ ان کو چھوڑ دو اور ان سے قطع تعلق کر لو۔ ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گناہوں سے پاک تھے ۔

وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝

اور کسی پر احسان نہ کرو۔ درآنحالیکہ تم اس بات کے امیدوار ہو کہ ہمیں زیادہ ملیگا۔ مطلب یہ ہے کہ احسان جو کرو تو رضائے الٰہی کے لئے نہ اسلئے کہ ضرورت کے وقت یہ شخص میری دیئے سے بھی زیادہ میری مدد کریگا یا دیتے وقت یہ خیال کرو کہ کسی اور رنگ میں اس سے زیادہ ہم کو فائدہ پہونچ جاویگا۔ یہ اسلامی مبلغ کا طریق عمل ہونا چاہیئے کہ وہ لوگوں کو پڑھائے۔ لیکن یہ نہ سمجھے کہ لوگ مجھے بڑا آدمی کہیں گے یا میری عزت کرینگے یا اور کوئی ذاتی فائدہ پہنچیگا۔ جتنے بڑے بڑے کام ہوتے ہیں وہ بغیر کسی قسم کی خواہش اور طمع کے ہوتے ہیں۔ ذاتی فوائد کی خواہش یا لالچ کو لیکر کام کرنیوالا کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ اکثر مولوی لوگوں کو اس قسم کی وعظ و نصیحت کرتے ہیں کہ زکوٰۃ دو صدقے کرو۔ اور خیرات کا مال ایسے آدمی کو دو جیسے کو دو۔ لیکن ان کا خلاصہ کلام یہ ہوتا ہے کہ ہم کو دو۔ کوئی شہرت کے لئے لیکچر دیتا ہے۔ کوئی عزت و توقیر کے لئے واعظ کرتا ہے کوئی اس لئے کہ میں بڑا سمجھا جاؤں۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہماری طرف سے جو مبلغ ہو اس کا کسی پر کوئی احسان نہیں ہونا چاہیئے نہ وہ کسی سے مال چاہے نہ وہ عزت کا خواہاں ہو اور نہ وہ کوئی اور لالچ رکھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی چیز تم خرچ نہ کرنا اس خیال پر کہ زیادہ ملے گی ۔

وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝

بھلا جو لوگ دین کی باتیں خدا تعالیٰ کے لئے لوگوں کو سناتے ہیں انکو کوئی دنیاوی نفع ہوتا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ بجائے فائدہ ہونے کے گالیاں سننی پڑتی ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خلافت آسان چیز ہے۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ وہ لوگ جو پہلے کہتے تھے کہ ہم صاحبزادہ کے متعلق کسی کے مونھ سے گالیاں نہیں سُن سکتے یہ ہمارے پیر کے لڑکے ہیں۔ اسلئے ہم کوئی بُرا لفظ ان کی نسبت سننے کی تاب ہی نہیں لاسکتے۔ اب وہی لوگ خود اپنے مونھ سے کھلے طور پر گالیاں نکالتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے کہ تم کو تبلیغ کرنے میں دنیا کی کیا لالچ ہوسکتی ہے۔ دنیا تو تمہاری مخالف ہو کر بُرے سے بُرا سلوک کرنے لگ جائیگی لیکن چونکہ یہ کام تم رضائے الٰہی کے حصول کے لئے کروگے اس لئے اپنے رب کی خاطر تم ان سب باتوں کو برداشت کرنا۔

فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝

پس ایک دن ایسا آنیوالا ہے جبکہ صور میں پھونکا جائیگا۔ بگل بجایا جائیگا ۔

فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ۝

پس یہ دن بڑا سخت دن ہوگا۔ اور کفار کے لئے آسان نہیں ہوگا۔ ہمیشہ عذاب سے پہلے کفار فخر کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جب انپر عذاب آجاتا ہے تو کچھ نہیں

ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ۝

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے (۱) کہ تمہیں تبلیغ کرنے میں بڑے بڑے شریر لوگوں سے مقابلہ کرنا پڑے گا وہ تمہیں ڈرائینگے۔ لیکن تم ان سے ڈرنا نہیں۔ ایسے شریر آدمی کو جو میری ہی مخلوق ہے اور مجھ اکیلا چھوڑ دینا۔ یعنے تم اس کے معاملہ سے بے فکر رہنا۔ میں خود اس کا بندوبست کرونگا ۔

(۲) دوسرے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ انسان جس کو مینے اس کی ماں کے پیٹ سے اکیلا پیدا کیا نہ مال تھا نہ دولت نہ کوئی ساتھی۔ پھر اس کو بڑھایا اور اس کی پرورش کے سامان پیدا کئے۔ اب یہ کہتا ہے کہ میں رب کی پرواہ ہی نہیں کرتا۔ یہ ایک ضعیف چیز تھی۔ جس کو میں نے بڑھا کر اس حد تک پہنچایا تھا۔ اس کو اور مجھے چھوڑ دو۔ کہ میں اُس کا بندوبست کروں گا ۔

(۳) مجھے چھوڑ دے اس شخص کے ساتھ جس کو میں نے وحید پیدا کیا ہے۔ وحید کے معنے ہیں۔ ایک۔ لاثانی۔ عزت و مرتبہ میں کوئی اس کا مقابلہ کرنیوالا نہیں۔ یعنے جسپر میں نے اسقدر احسان کئے تھے۔ اُسے مال و عزت دی تھی وہ اب میرے رسول کا مقابلہ کرتا ہے اُسے میرے حوالہ کرو اور آپ تبلیغ کرتے رہو۔ میں خود اس کا انتظام کرونگا ۔

وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَّمْدُودًا ۝ وَبَنِينَ شُهُودًا ۝

یعنے اس کے لئے بڑا مال تیار کیا۔ اور اس کے مال کو بہت بڑھا دیا۔ پھر اس کو ایسے بیٹے دیئے جو کہ شہود تھے۔ یعنی حاضر ہونیوالے تھے ۔

بنین شہود کے دو معنے ہیں (۱) ایسے بیٹے جو اس کے پاس حاضر ہونیوالے تھے کیونکہ جو غریب آدمی ہوتے ہیں وہ تو اپنی اولاد کو کہتے ہیں کہ باہر جاؤ اور ہمارے لئے کما لاکر لاؤ۔ کیونکہ ہم بڈھے ہوگئے ہیں۔ پھر جو نیک ہوتے ہیں وہ اپنے والدین کو کھلاتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ان کو اتنا مال دیا تھا کہ ان کی اولاد کو باہر جانے کی ضرورت ہی نہیں تھی وہ ان کے پاس ہی رہتی تھی (۲) یہ کہ ان کے بیٹے بھی بڑی عزت والے تھے۔ بہت لوگ ہوتے ہیں جن کی خود تو عزت ہوتی ہے۔ لیکن ان کی اولاد کو ویسی عزت حاصل نہیں ہوتی۔ مثلاً باپ کو تو وائسرائے کی کونسل میں کرسی ملتی ہو لیکن بیٹے کو نہ ملے۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ انکے بیٹے بھی بڑے معزز تھے وہ بھی اپنے باپ کے ساتھ عزت کے مقامات میں حاضر ہوتے تھے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"حج کے متعلق ہدایات"

گذشتہ سے پیوستہ

(از منشی فرزند علی صاحب فیروز پور)

(اسکا علاج یہ ہے) جس کو میں نے بعد کے سفر میں آزما کر دیکھ لیا کہ جہاز کے چلنے کے وقت آدمی لیٹ جائے۔ تو سر کو چکر نہیں چڑھتا۔ اگر چکر آنے لگے۔ تب بھی لیٹ جانے سے آرام ہو جاتا ہے آچار۔ مربہ بھی ساتھ ہونا چاہیئے۔ بہت کام دیتے ہیں۔ اور دالیں اور خشک سبزیاں بہت کار آمد ہیں۔ تازہ میوے اگر چلتے وقت بمبئی سے خرید کر ساتھ لے لئے جاویں۔ تو کئی دن تک کھانے کے قابل رہتے ہیں۔ البتہ ان کی حفاظت احتیاط کے ساتھ کرنی چاہیئے خلاصی لوگ چوری بہت کر لیتے ہیں۔ جمے ہوئے دودھ کے ڈبے بھی حسب ضرورت ساتھ لے لینے چاہئیں۔ ڈک چیئر جو نہایت ہلکی ہوتی ہے اور جس کی نشست دکینوس یا کرمچ کی ہوتی ہے بہت آرام دہ چیز ہے۔ اس کو لیکر مسافر جہاں چاہے بیٹھ سکتا ہے۔ اور اس پر نیند بھی لے سکتا ہے؛

(۹)
نو روز میں ہمارا جہاز عدن پہنچا۔ جہاز پہنچنے کے ساتھ ہی کثرت کے ساتھ لوگ اوپر چڑھ آئے۔ مسافروں کو تو اترنے اور شہر میں جانے کی ممانعت ہوگئی۔ اس لئے ان کو اپنی اپنی ضرورتوں کی چیزیں وہاں کے دلالوں کی معرفت منگوانی پڑیں۔ یہ دلال لوگ کچھ ایسے ہوشیار ہوتے ہیں۔ کہ تمام ضرورت کی چیزیں گھنٹہ دو گھنٹہ کے اندر اندر فراہم کر کے لے آتے۔ انڈے۔ مرغیاں آٹا۔ چاول۔ دالیں۔ بکرے۔ دنبے۔ گوشت سب کچھ حاضر کر دیا البتہ قیمت ضرور گراں تھی۔ بہت سی چیزیں جو عام ضرورت کی ہوتی ہیں۔ عام بیوپاری لوگ کشتیوں میں رکھ کر جہاز کے پاس آ لگتے ہیں۔ جب تک جہاز ٹھہرا رہے۔ خرید و فروخت کا بازار خوب گرم رہتا ہے۔ ہمارا جہاز جاتی دفعہ صرف چار گھنٹے ٹھہرا۔ مگر واپسی کے وقت بارہ گھنٹے سے زیادہ قیام کیا۔ جو جہاز بمبئی سے ولایت کی طرف کو جاتے ہیں۔ ان میں سواریاں بہت کم بٹھائی جاتی ہیں چنانچہ ہمارے جہاز میں کل سواری ستر سے زیادہ نہ تھی۔ اور اس سے زیادہ ایک شخص کو نہ بٹھا سکتے تھے۔ حاجیوں کے قواعد مختلف ہیں۔ جس جہاز میں ہم بوقت واپسی جدہ سے سوار ہوئے۔ اس میں سواریوں کی تعداد آٹھ سو کے قریب قریب تھی؛

سواری کے جہازوں میں پانی خوب افراط سے ملجاتا ہے حاجیوں کے جہاز میں فی مسافر ایک گیلن کے حساب سے پانی ملتا ہے اسی میں کھانا پکانا۔ پینا۔ وضو۔ غسل سب شامل ہوتا ہے۔ البتہ جہاز کے ملازموں کے ساتھ انتظام کر لیا جاوے۔ تو اس سے زیادہ پانی بھی حسب ضرورت مل جاتا ہے؛

سویز میں ہم رات کے وقت پہنچے۔ چند گھنٹے وہاں قیام کر کے راتوں رات روانہ ہو پڑے۔ تیرہ گھنٹے میں نہر سویز کو گذر کر قریب پانچ بجے شام پورٹ سعید پہنچ گئے۔ پہنچنے کے ساتھ ہی پولیس والے آ گئے۔ سارا اسباب ایک بڑی کشتی میں سوار کر کے قرنطینہ میں لے گئے۔ مسافروں کو اختیار تھا کہ خود بھی اس کشتی میں سوار ہو چلیں۔ یا دوسری کشتی میں بیٹھ جائیں۔ قرنطینہ میں فی کس ایک روپیہ لے کر ہم کو سارٹیفکیٹ دیئے گئے۔ اور ہمیں شہر میں جانے کے لئے آزاد کر دیا گیا۔ اس کے بعد ہم کو اسباب کسٹم ہوس میں سے گذارنا پڑا۔ بجائے اس کے کہ ہم سارا اسباب کسٹم والوں کو دکھائیں۔ ہم نے اسباب وہیں کسٹم ہوس میں چھوڑ دیا۔ اس کی فیس غالباً ڈھائی آنہ فی بنڈل یومیہ ہم سے لی گئی۔ اگر چند روز پورٹ سعید میں ٹھہرنا ہو۔ تو اسطرح سے بہت خرچ ہوتا ہے۔ اس حالت میں اسباب کو دکھلا کر جائے قیام پہلے جانا بہتر ہے

پورٹ سعید میں ہندی مسافروں کی امداد کے لئے برٹش قنصل کی طرف سے احمد سلطان بابا مالک الیگزنڈریا ہوٹل اور مسٹر حسن یوسف متعین ہیں۔ دونوں بڑے شریف آدمی ہیں۔ حسن یوسف کے ذریعہ ہم کو بہت آرام ملا۔ جزاہ اللہ خیرا۔ حسن یوسف اسوقت سلطانی ہوٹل کے مینیجر ہیں۔ ہم اس سلطانی ہوٹل میں ٹھہرے تھے میں سفارش کر سکتا ہوں۔ کہ ہمارے دوست اس ہوٹل میں جا کر اتریں۔ وہاں کی فیس یومیہ فی کس ایکروپیہ ۱۲ رہتی ہے۔ کمرے مصفا اور ہوادار ہیں۔ ہوٹل بہت عمدہ موقعہ پر واقعہ ہے۔ الگزنڈریا ہوٹل میں فیس ۱۰ ر یومیہ ہے۔ مگر کمرے تنگ و تاریک ہیں۔ اس فیس میں کھانا شامل نہیں ہوتا۔ اس کا الگ انتظام کرنا پڑتا ہے۔ حسن یوسف کا حق الخدمت معہ کرایہ کشتی جس پر مسافروں کو اتار کر لائیں۔ اور لیجائیں۔ دو ۲ روپیہ فی کس ہے۔ جو بہت واجبی ہے؛

پورٹ سعید سے ہم دوسری فجر قاہرہ کو گئے۔ رات کو واپس آ گئے۔ کیونکہ ہمیں آگے چلنے کی بڑی فکر تھی۔ کرایہ آمد و رفت قریباً سات روپے فی کس لگا۔ اور چار روپے فی کس فالتو خرچ بیٹھا۔ سٹیشن سے نکلتے ہی ہم نے گاڑی لی۔ اور شام کو سٹیشن پر ہی آ کر چھوڑ دی۔ ایک ہندوستانی گائڈ ہم کو ریل پر ہی آ ملا۔ اس کا نام نظام الدین تھا۔ ہمیں مختلف زیارتوں پر لئے پھرا۔ جو سب قریباً ایک ہی نمونہ کی تھیں۔ اور ہر ایک پر قریباً سینکڑوں فقیر بیٹھے تھے۔ جو زائرین سے بخشش کے امیدوار تھے۔ اور ان کو بری طرح چمٹتے تھے۔ قاہرہ میں مندرجہ ذیل مقامات قابل دید ہیں؛

محمد علی پاشا کا جامع۔ جامع رفعت پاشا۔ جامع ازہر چاہ یوسف۔ قلعہ۔ اہرام مصری۔ سیدنا حسین و سیدنا امام شافعی کے مزارات۔

عمارت کی خوبصورتی کے لحاظ سے جامع محمد علی سب سے اعلیٰ ہے؛

ہمیں پورٹ سعید پہنچنے تک دو دفعہ ہندی خطوط پہنچ سکتے تھے کیونکہ ڈاک کا جہاز بہت تیز چلتا ہے۔ اور دوسرے جہازوں سے آگے نکل جاتا ہے۔ اول عدن میں اور دوئم پورٹ سعید میں معرفت جہاز۔ پتہ انگریزی میں ہونا چاہیئے؛ اسطرح .... نام

Passinger S.S ......

Adam or Port Said.

جہاز پہنچنے کے ساتھ ہی جہاز والوں کا ایجنٹ ڈک پر آتا ہے۔ اور مسافروں کے لئے ڈاک لاتا ہے؛

پورٹ سعید سے ہم روسی جہاز میں سوار ہوئے۔ کرایہ تھرڈ کلاس فی مسافر ۵۰ پانچ روپیہ تھا۔ ہم تو اس خوف سے کہ کہیں رہ نہ جائیں دو بجے کے قریب ہی سوار ہو گئے۔ مگر جہاز رات کو چلا۔ اور مسافر اخیر وقت تک آتے گئے۔ سیکنڈ۔ فرسٹ کلاس میں تو چونکہ مسافروں کی تعداد سیٹوں کے لحاظ سے معین ہوتی ہے۔ اسواسطے ان درجوں میں فالتو آدمی نہیں لیا جا سکتا۔ مگر ڈک کے مسافروں کی کوئی حد نہیں۔ کرایہ دیدو۔ اور ٹکٹ لے لو۔ پھر جہاں کہیں پلنگ سما سکیں۔ رات گذار لو۔ جہاز علی الصباح یافہ پہنچ گیا۔ وہاں ایک شخص حاجی درویش نام ہندی حجاج کے لئے متعین ہے۔ لالچی بہت ہے حجاج کو آرام پہنچانے کی بہت فکر نہیں رکھتا۔ ہم نے اسباب اس کے پاس رکھا۔ اور خود مختصر سے بستر لیکر اسی روز سہ پہر کو بذریعہ ریل قدس شریف کو روانہ ہو گئے۔ واپسی ٹکٹ لیا گیا۔ کرایہ آمد و رفت قریباً نو روپے لگا۔ اس ریل میں یہ قاعدہ ہے کہ گاڑی چلنے سے کچھ عرصہ پہلے مسافروں کے ٹکٹ چیک کر کے گاڑی کے باہر سے تالا لگا دیتے ہیں۔ اس کے بعد جو مسافر آئے۔ ٹکٹ دکھا کر ملازمین ریل کی معرفت سوار ہو سکتا ہے جب گاڑی چل پڑے۔ تو تالا کھول دیتے ہیں اس گاڑی میں ایک سے دوسری گاڑی میں آنے جانیکا رستہ ہوتا ہے؛ (باقی آئندہ)

شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن

"رمضان المبارک"

"بعداز اجازت و نظرِ ثانی حضرت خلیفۃ ثانی"

(۱) چاند کے بارے میں تار خبر معتبر ہے ۔ اعتبار کی وہی صورت ہے ۔ جو عام معاملات میں ہوتی ہے ۔ ایک شہر والوں کا چاند دیکھنا دوسروں پر حجت ہے ۔ جب تک اختلاف مطالع نہ ہو ۔

(۲) روزے کے لئے نیت ضروری ہے ۔ بغیر نیت روزے کا ثواب نہیں ۔ نیت دل کے ارادے کا نام ہے ۔ (ب) اُفق مشرق پر سیاہ دھاری سے سفید دھاری شمالاً جنوباً ظاہر ہونے تک کھانا پینا جائز ہے ۔ اگر اپنی طرف سے احتیاط ہو ۔ اور بعد میں کوئی کہے ۔ کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو گئی تھی ۔ تو روزہ ہو جاتا ہے ۔ (ج) نبی کریمؐ کے کھانا کھانے اور نماز فجر میں پچاس آیت پڑھنے تک کا وقفہ ہوتا تھا ۔

(د) پو پھٹنے کے بعد تک جنبی رہنا منع نہیں ۔

(۳) اپنی بیوی کے بوسے ۔ مباشرت بغیر جماع ۔ احتلام ۔ مسواک خشک یا تر ۔ آنکھوں میں دوائی ڈالنے ۔ خوشبو سونگھنے ۔ بلغم حلق میں چلے جانے ۔ گرد و غبار حلق میں پڑ جانے ۔ کلی کرنے ۔ بھول کر کھا پی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ۔ سرمہ کے متعلق حضرت مسیح موعود کا ارشاد ہے ۔ دن کو لگانا مکروہ ہے ۔

(۴) اور جماع (خواہ بغیر انزال ہو) ۔ کلی کرتے ہوئے پانی اندر چلے جانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ۔ عمداً جماع سے ۶۰ روزے یا ۶۰ مسکینوں کا کھانا کھلانا ضروری ہے ۔ جسے غروب آفتاب کے متعلق غلطی کا علم بعد میں معلوم ہو ۔ وہ اس روزہ کو پھر رکھے ۔

(۵) بیہوشی ۔ حمل ۔ ارضاع (دودھ پلانا) جیلخانہ یہ عذر ایسے ہیں کہ بعد میں قضا لازم ہے ۔ حاملہ و مرضعہ کو وقت نہ ملے ۔ تو فدیہ طعام مسکین ہے ۔ مسافر دوسرے وقت میں روزہ رکھے ۔ سات کوس سفر ہے مگر جسکا فرض منصبی یا پیشہ سفر ہو وہ مسافر نہیں ۔ مریض صحتیاب ہو کر روزہ رکھے ۔ مرض کی تحدید نہیں ۔ دائم المریض ۔ شیخ فانی ۔ ہر روزہ پر ایک مسکین کو دو وقت کھانا کھلائے ۔ کھانا اپنی حیثیت کو مدنظر رکھ کر مہینے کے خرچ کا اوسط جو ایک دن پر پڑے ۔ جو کام بطور پیشہ کئے جاتے ہیں ۔ ان کے عذر سے روزہ چھوڑنے کا حکم نہیں ۔ عورت بحالت حیض روزہ نہ رکھے ۔ بعد میں قضا کرے ۔ استحاضہ والی روزہ رکھے ۔

(۶) روزہ کھولتے وقت یہ دعا پڑھی جاوے ۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ ذَھَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ ۔

روزہ طاق کھجوروں سے یا پانی سے کھولنا مستحب ہے ۔

(۷) روزہ صرف کھانا پینا چھوڑنے کا نام نہیں ۔ بلکہ جھوٹ امر باطل ۔ لغو جھوٹی قسم اور فحش ۔ جھگڑا ۔ گالی سے بچنا چاہیئے ۔

(۸) وقت کے متعلق نقشہ دیا جاتا ہے ۔ مگر یہ لاہور اور افق کے خط پر واقعہ شہروں کے لئے مفید ہے ۔ صبح صادق دن چڑھنے سے ایک گھنٹہ بائیس منٹ پہلے شروع ہو جاتی ہے ۔ اور یہ یاد رہے ۔ کہ زوال آفتاب ریلوے ٹائم کے مطابق گھڑیوں پر ۱۲ بجے نہیں شروع ہوتا ۔ بلکہ بارہ بجکر ۳۸ منٹ پر ۔

قیام رمضان

(۱) قیام رمضان جسے عوام الناس تراویح کہتے ہیں ۔ کوئی الگ نماز نہیں ۔ وہی تہجد کی نماز ہے جسے متقی مسلمان بارہ مہینے پڑھتے ہیں ۔ ہاں رمضان میں زیادہ اہتمام کرتے ہیں ۔ اوّل طریق یہ ہے ۔ کہ تہجد اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں ۔

(ب) لیکن عام طور پر یہی مناسب ہے ۔ کہ اگر کوئی حافظ قرآن میسر ہو ۔ تو سحری کھانے سے پہلے پچھلی رات باجماعت ادا کریں کیونکہ بعض لوگ اکیلے اکیلے پڑھنے میں سستی کرتے ہیں ۔

(ج) اگر پچھلی رات نہیں پڑھی جا سکتی ۔ تو عشاء کی نماز کے بعد نماز پڑھ لیا کریں ۔ حضرت عمر رضؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں صحابہ کو ایک امام کے پیچھے جمع کر دیا ۔

(د) مگر آجکل جو رسم کے طور پر تراویح پڑھی جاتی ہیں ۔ اس سے حتی الوسع احتراز لازم ہے ۔

(۲) ۱۱ رکعت معہ وتر ۔

(۳) تراویح اور تہجد ایک ہی چیز ہے ۔ بعض لوگ جو ان کو دو الگ عبادتیں خیال کر کے دونوں کو ادا کرتے ہیں ۔ یہ غلطی ہے ۔ اعتکاف کے مسائل پھر لکھیں گے ۔

اگر آپ روزے کے مسائل مفصل بدلائل بہ آیات و احادیث دیکھنا چاہتے ہیں ۔ تو تشحیذ اگست سنہ ۱۲ء کے ۳ کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں ۔

(لنڈن ۲۳ جولائی) واشنگٹن میں معاملات میکسیکو کے متعلق ایک کانفرنس منعقد کر کے گورنمنٹ کو پرامن طریق سے جنرل کارنزا کے حوالہ کرنے کی تجویز ہو رہی ہے ۔ برازیل اور ارجنٹائنا مشورہ دے رہے ہیں ۔ کہ ریاستہائے متحدہ جنرل ہوئرٹا کے حامیوں کو عام معافی دلانے کی کوشش کرے ۔

(واشنگٹن ۲۳ جولائی) چونکہ جنرل ولا اور جنرل کارنزا کی علانیہ باہمی مخالفت سے گورنمنٹ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے ۔ اس لئے سرحد سے ناجائز اسلحہ کی درآمد کو روکنے کیلئے غیر معمولی احتیاط سے کام لیا گیا [illegible]

نقشہ اوقات سحری و افطار ۔ ماہ رمضان

جولائی ۱۹۱۴ء	رمضان ۱۳۳۲	طلوع صبح صادق ۴ بج کر		غروب آفتاب ۷ بج کر	
		منٹ	سیکنڈ	منٹ	سیکنڈ
۲۶	یکم	۱۱	۰	۳۹	۰
۲۷	۲	۱۲	۰	۳۸	۳۰
۲۸	۳	۱۲	۳۰	۳۷	۰
۲۹	۴	۱۳	۰	۳۶	۰
۳۰	۵	۱۴	۳۰	۳۵	۳۰
۳۱	۶	۱۵	[illegible]	۳۴	[illegible]
یکم اگست	۷	۱۶	۰	۳۳	۰
۲	۸	۱۷	۳۰	۳۲	۳۰
۳	۹	۱۸	۰	۳۲	۰
۴	۱۰	۱۸	۴۹	۳۱	۱
۵	۱۱	۱۹	۴۶	۳۰	۱۱
۶	۱۲	۲۰	۱۳	۲۹	۱۹
۷	۱۳	۲۱	۹	۲۸	۲۶
۸	۱۴	۲۲	۵	۲۷	۳۲
۹	۱۵	۲۳	۱	۲۶	۳۷
۱۰	۱۶	۲۳	۵۷	۲۵	۴۲
۱۱	۱۷	۲۴	۵۳	۲۴	۴۶
۱۲	۱۸	۲۵	۴۸	۲۳	۴۸
۱۳	۱۹	۲۶	۴۳	۲۲	۴۹
۱۴	۲۰	۲۷	۳۸	۲۱	۴۹
۱۵	۲۱	۲۸	۳۲	۲۰	۴۸
۱۶	۲۲	۲۹	۲۶	۱۹	۴۶
۱۷	۲۳	۳۰	۲۰	۱۸	۴۴
۱۸	۲۴	۳۱	۱۴	۱۷	۴۱
۱۹	۲۵	۳۲	۸	۱۶	۳۷
۲۰	۲۶	۳۳	۱	۱۵	۳۱
۲۱	۲۷	۳۳	۵۴	۱۴	۳۵
۲۲	۲۸	۳۴	۴۶	۱۳	۱۸
۲۳	۲۹	۳۵	۳۸	۱۲	۱۰
۲۴	۳۰	۳۶	۳۰	۱۱	۱